Name - Adil Rashid
Asst. Professor (URDU), RN COLLEGE
BRABU, MUZAFFARPUR

(Topic) موضوع – جدیدیت (Modernism)

For M.A (2) Student

تنقید ادبی تخلیق میں عام طور پر کسی موضوع، خیال یا تجربے کے مختلف پہلوؤں کی کھوج کرتی ہے۔ ترقی پسند تحریک کے بعد اردو ادب میں فنی اور فکری سطح پر نمایاں تبدیلی آئی جس نے ایک نئی سوچ تخلیق اور تنقید کو جنم دیا۔ اس نئی تنقید کو جدیدیت کا نام دیا گیا۔

اردو ادب کی بیشتر تحریکات اور رجحانات ~~اور رجحانات~~ مغربی فکر و فلسفہ اور اصول و نظریات سے متاثر ہوتی ہے۔ مغرب میں جدیدیت ایک ادبی تحریک کے طور پر انیسویں صدی کے آخر ایام میں شروع ہوئی اور بیسویں صدی میں اس نے ارتقائی صورت اختیار کیا۔ معاشرتی علوم و فنون کے ماہرین ہر اس فعل کو جدید سے موسوم کرتے ہیں جو کسی بھی انسان کو بدلتے ہوئے حالات سے ہم آہنگ کرتا ہے۔

جدیدیت کبھی ختم یا پرانی نہیں ہوتی۔ یہ ایک سلسلہ دار عمل

Scanned with CamScanner

عمل ہے۔ بقول وحید اختر

"اس عہد میں جدیدیت ہم عصر زندگی کو سمجھنے اور برتنے کے مسلسل عمل سے عبارت ہے۔ اس لحاظ سے جدیدیت ایک مسلسل عمل ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے۔"

لحاظ جدیدیت وسیع تر معنوں میں ایک ثقافتی عمل ہے جو ہر زمانے میں اس عہد کی ذہنی، ثقافتی، معاشی، سیاسی اور تہذیبی عمل کو متاثر کرتی ہے۔ مغرب میں بھی جدیدیت نے تمام علمی اور ثقافتی اداروں کو متاثر کیا۔ جدیدیت محض ایک ادبی تحریک نہیں بلکہ فکر کا رویہ بھی ہے جو ادب کے ساتھ ساتھ دوسرے علمی اور ثقافتی منطقوں میں بھی اپنی تاثیر جمالیات کے ساتھ سرگرم رہی ہے۔

مغرب میں جدیدیت کے ارتقاء اور اس کے مآخذ میں مارکس کی Dialectical Economic Theory

یعنی 'جدلیاتی معاشی شعور' اور فرائڈ کا - Psycho-

analytical model of human یعنی 'انسانی سائیکی کا ماڈل'

اور ڈارون کا نظریہ "Theory of evaluation"

یعنی 'ارتقاء' کو کافی اہمیت حاصل ہوتی -

جدیدیت اپنی فکری اور فلسفیانہ رجحان کی بنا پر زندگی

کو کئی دہائیوں تک متاثر کیا - اس کے اثرات مختلف

ممالک میں مختلف ایام میں ظہور پذیر ہوئے - ~~اجڑ~~

فرانس میں اس کا زمانہ 1890-1940 ہے، روس میں یہ 1920

تک عروج رہی، جرمنی میں 1890-1920، انگلینڈ

میں 1930 تک، امریکہ میں 1950 تک اور ہمارے یہاں

اس کا آغاز بیسویں صدی کے چھٹے دہے میں ہوا -

جدیدیت کی فلسفیانہ اساس کی بنیاد تین نکتوں پر مشتمل ہے -

یہ داخلیت، عقلیت اور خود مختاریت کے مثلث میں

عمل میں آیا - نطشے Friedrich Nietzche

کے خود مختاریت و انفرادیت نے جدیدیت کی جڑیں

درحقیقت یہی جس نے آگے چل کر وجودیت کو جنم دیا اور

یہی جدیدیت کی بنیاد ہے۔

آگے چل کر کیرکے گارڈ کا فلسفہ Kierkegaard

نے رینی ڈیکارٹ Rene Descartes کی فلسفی

I think therefore I am ''میں سوچتا ہوں اس لیے ہوں'' کو

فلسفے کو الٹ دیا۔ اس نے I am therefore I think

پر اصرار کیا۔ اس نے اجتماعیت کے بجائے وجودیت پر زور

دیا۔ سارتر کے الفاظ میں انسان جو فیصلہ کرتا ہے وہ صرف

اس کی ذات تک محدود نہیں ہوتا بلکہ تمام انسانیت کے علاوہ

وجود کا سامان بھی اسی میں ڈھونڈھتا ہے۔

اردو میں جدیدیت بیسویں صدی کے چھٹے دہے میں اپنے

خدوخال نمایاں کرنے لگی تھی۔ اس کی فکر اور فلسفیانہ

رجحانات سے ادبی دنیا متاثر ہونے لگی۔ اردو میں جدیدیت

ترقی پسندی کی ضد کے طور پر ابھر کر آئی

جبکہ مغرب میں یہ اس کا ایک عنصر تھی۔ اردو میں
جدیدیت ترقی پسند تحریک کی کٹر پسندی، عصبیت، جارحیت
اور اجتماعیت کے ردعمل میں سامنے آئی۔

آزادی (۴۷) کے بعد ہر عہد کے سیاسی، سماجی، تہذیبی بحران
نے ہمارے خواص و عام سبھی کو متاثر کیا۔ لیکن حساس ادیب کو اس نے
ذات کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دیا۔

جدید رجحان اپنے دامن میں عصری تخلیقی کوششوں، داخلی آزادی،
داخلی نظام اور ہیئت کی خود مختاری کو اپنے اندر سموتا گیا۔

~~لطف الرحمن~~ وحید اختر ”اسے انتشار کی وجوہ کی فکر کی عہد حاضر
کی سب سے مؤثر قوت تسلیم کرتے ہوئے جدیدیت کو جدلیاتی
مادیت یا ترقی پسندی کی توسیع سے تعبیر کیا۔ شمس الرحمن
فاروقی ... میں سمجھتا ہوں کہ جدیدیت کا فلسفہ اور تنقیدیں
کا حدود کو توڑنے کا نام ہے۔ نا وابستگی بھی اس کی وہ
خصوصیت ہے جو اسے پچھلے ادوار سے ممتاز کرتی ہے۔

محمد حسن کے مطابق ... جدیدیت رومانیت کی ہی توسیع ہے لیکن

محض مثبت جدیدیت شہری پسندی کی توسیع ہے۔ آل احمد
سرور کے نزدیک جدیدیت آدمی کی تلاش کا نام
ہے۔ ڈاکٹر عبدالعلیم کے مطابق ... ہم جدیدیت کی تحریک میں
یہ طور پر مفروضہ کر لیتے ہیں کہ جدیدیت کوئی ایک رجحان
ہے اس لیے اس کی تعریف اور اس کے زمانے کے تعین میں
دشواریاں پیش آتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جدید دور
کے تمام رجحانات اس دائرے میں آتے ہیں۔
گویا اس کی کوئی ایک جامع تعریف نہیں ہے۔

اردو میں جدیدیت فنی اور موضوعاتی سطح پر احتجاج
سے عبارت ہے۔ موضوعاتی سطح پر تنہائی، بیگانگی، داخلیت،
محرومی، بیزاری، مغربیت سے وابستہ ہے۔

بین الاقوامی سطح پر سماجی و سیاسی حالات نے جو
جبر پیدا کیا تھا اس نے لکھنے والوں کو متاثر کیا۔

دوسری طرف سائنسی عمل دخل نے انسانی زندگی کو وسیع اور ہمہ گیر میدان واضح کیا۔ جدید ذرائع کے امکانات کے ساتھ مسائل کے دائرہ کو بھی وسیع کیا۔ مشینی زندگی نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا۔ ذاتی، سماجی اور قومی حادثات بین الاقوامی سطح پر ابھر گئے۔

مذکورہ مسائل نے اجتماعیت، خارجیت اور وابستگی کی بجائے فردیت، داخلیت اور غیر وابستگی پر زور دیا۔ جدیدیت کی نشو نما میں تنقید نگاروں نے بھی اہم رول ادا کیا۔ جدیدیت کے علمبرداروں میں میراجی، راشد، مجید امجد، ناصر کاظمی، شمس الرحمٰن فاروقی وغیرہ نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ احمد فراز، وحید اختر، محمد علوی، کمار پاشی وغیرہ نے بھی جدیدیت کو اپنے رنگ میں پیش کیا۔ فکشن میں انتظار حسین، انور خان، سلام بن رزاق، عابد سہیل، رام لعل، اقبال متین وغیرہ کا نام اہم ہے۔

Scanned with CamScanner

جدید دور سے وابستہ شاعروں، افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں نے

داخلی و ذاتی موضوعات کو اپنایا۔ اسلوب کی سطح پر تجرید

اور علامتی اظہار بیان نے شدت اختیار کی جس نے تفہیم و ترسیل

کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر دیں ~~جس سے~~ اور ادب کا عام قاری

سے رشتہ ٹوٹ گیا۔ اسّی کی دہائی میں یہ بے اثر ہونے لگی

اور ایک نئی ادبی فضا کے راہ ہموار ہونا شروع ہوا۔